نمبر ۴۹ | مورخہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء یوم یکشنبہ | مطابق ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو انتڑی میں ورم کے باعث درد اور بخار کی بہت تکلیف ہے۔ خصوصاً بیماری کے لمبا ہو جانے کی وجہ سے تکلیف زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن کراچی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کو تین روز سے زکام کھانسی اور دمہ کے باعث سخت تکلیف ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری جو قادیان پہنچ گئے ہیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کتاب سنت اور حدیث

فرمودہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

ہمارے نزدیک تین چیزیں ہیں۔ ایک کتاب اللہ۔ دوسرے سنت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور تیسرے حدیث ہمارے مخالفوں نے دھوکا کھایا ہے۔ کہ سنت اور حدیث کو باہم ملا یا ہے۔ ہمارا مذہب حدیث کے متعلق یہی ہے۔ کہ جب تک قرآن اور سنت کے صریح مخالف اور معارض نہ ہو اس کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔ خواہ وہ محدثین کے نزدیک ضعیف سے ضعیف کیوں نہ ہو۔ جبکہ ہم اپنی زبان میں دعائیں کر لیتے ہیں۔ تو کیوں حدیث میں آئی ہوئی دعائیں نہ کریں۔ جبکہ وہ قرآن شریف کے مخالف بھی نہیں۔ قرآن شریف پر حدیث کو قاضی بنانا سخت غلطی ہے۔ اور قرآن شریف کی بے ادبی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک بڑھیا نے حدیث پیش کی۔ تو انہوں نے یہی کہا۔ کہ میں ایک بڑھیا کیلئے قرآن نہیں چھوڑ سکتا۔ ایسا ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے کہا۔ کہ حدیث میں آیا ہے۔ ماتم کرنے سے مردہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ تو انہوں نے یہی کہا۔ کہ قرآن میں تو آیا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ پس قرآن پر حدیث کو قاضی بنانے میں اہل حدیث نے سخت غلطی کھائی۔

اسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

آزادی عراق پر شاہ فیصل کی تقریر

سٹیٹسمین کا نامہ نگار مقیم عراق لکھتا ہے۔ کہ جمعیۃ الاقوام کی طرف سے عراق پر انتداب کی تنسیخ پر یوم آزادی کی تقریب نہایت شان و شوکت سے منائی گئی۔ صدر بلدیہ بغداد کی طرف سے شاہ عراق کو گارڈن پارٹی دی گئی۔ جس میں شاہ موصوف نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گیارہ سال کی جدوجہد کے بعد ہم اپنی خود مختاری کا اعلان کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔ یہ کامیابی ہماری اجتماعی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اب ہم ایک دور جدید میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور اپنی قسمت کے آپ مالک ہیں۔ اس لئے ہمیں تہذیب اور ترقی کے رستہ پر گامزن ہونا چاہئے۔ تا ہمسایہ اقوام ہمیں حقیر خیال نہ کریں۔ ہمیں ترقی کے تمام شعبوں میں سرگرمی کا اظہار کرنا چاہئے۔ کیونکہ طاقت۔ دولت اور صحت کے بغیر کوئی ترقی نہیں ہوسکتی۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ عراق کا مقصد محض یہ ہے۔ کہ امن کے ساتھ رہے۔ اور بنی نوع انسان کی خدمت کرے

عراق کا برطانی سفیر

سر فرانسس ہمفریز عراق میں پہلے برطانی سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ اسی طرح دوسرے ممالک بھی سفارت خانے قائم کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں عراقی نمائندوں کے تقرر پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

عراق میں تعلیمی ترقی

حکومت عراق نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سائنس اور دیگر علوم مروجہ کی ترقی کے لئے ہر سال یورپ کے مختلف ممالک میں طلباء کی ایک جماعت بھیجی جایا کرے۔ پہلے گروپ کے طور پر ۴۲ طلبا کو منتخب کیا گیا ہے۔ جو تمام سرکاری خرچ پر تعلیم حاصل کرینگے۔ اس سے قبل دو سو طلباء جن میں لڑکیاں بھی ہیں۔ یورپ کے مختلف ممالک میں تعلیم پا رہے ہیں۔

امیر فیصل عراق میں

عربی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ سلطان ابن سعود کے فرزند امیر فیصل بغداد آئے۔ اور شاہ فیصل کے مہمان کی حیثیت سے ان کے محلات میں مقیم ہیں۔ شاہ عراق نے ان کو بیش بہا تحائف دیئے ہیں۔ اس سے دو اسلامی سلطنتوں میں دوستانہ روابط بڑھنے کا یقین ہے۔ لیکن سیاحت کی اصل غرض ابھی تک پردہ راز میں ہے۔

مصر میں جاپانی مصنوعات کی درآمد بند

جاپان کی ارزاں مصنوعات سے چونکہ مصری صنعت و حرفت کو سخت نقصان پہنچ رہا تھا۔ اس لئے مصری حکومت نے اس کی درآمد قانوناً روک دی ہے۔ اور اب مصر کے بجائے جاپانی مال عراق کی منڈیوں میں جانے لگا ہے۔

ترکی کے فوجی اخراجات میں تخفیف

ترکی کے جدید میزانیہ میں فوجی اخراجات کے لئے صرف ۵۰ ملین ترکی پونڈ رکھے گئے ہیں۔ حالانکہ سنین گذشتہ میں یہ رقم علی الترتیب ۵۹ اور ۷۱ ملین پونڈ رہی ہے۔ اخراجات میں اس نمایاں کمی کے باوجود فوج میں کوئی تخفیف نہیں کی گئی بلکہ پہلے سے زیادہ ہے۔ اور اس وقت ایک لاکھ ۷ ہزار ہے۔

حجاز میں شفاخانے

معاصر شفق رقمطراز ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے حجاز کے طول و عرض میں شفاخانے جاری کر دیئے ہیں۔ جن میں کام کرنے کے لئے قابل معالج مہیا کئے گئے ہیں۔ ہر شفاخانہ میں تیس سے تین سو مریضوں تک کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔

حکومت حجاز کی مالی حالت

کچھ عرصہ ہوا۔ حکومت حجاز نے ہالینڈ کے ایک ماہر مالیات کی خدمات حاصل کی تھیں۔ جس نے مالی اصلاح کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔

غرناطہ میں عربی یونیورسٹی

انقلاب سپین کے بعد وہاں کے عیسائیوں میں بھی ایک عام ذہنی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ عربوں سے از سر نو اتحاد کرنے اور عربی تمدن کو سپین میں زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسی سے متاثر ہو کر حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اسی سال غرناطہ میں ایک عربی یونیورسٹی قائم کر دی جائے۔ جو اسی قدیم عمارت میں ہوگی۔ جس میں شاہان بنی احمر کے زمانے میں عظیم الشان عربی مدرسہ تھا۔ اور جو اب تک اپنی اصلی و پرانی حالت پر قائم ہے سنگ مرمر کی دیواروں پر اس وقت تک آیات قرآنی اور دیگر حکیمانہ مقولے کندہ ہیں۔ حکومت سپین اس یونیورسٹی کے افتتاح کے موقعہ پر مصر۔ عراق اور نجد و حجاز کے نمائندگان کو شرکت کی دعوت دیگی۔ گویا پورے چار سو سال کے بعد سپین میں عربی زبان کی اشاعت کے انتظام ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میڈرڈ میں ایک اسلامی ایسوسی ایشن قائم کرنے کی تجاویز بھی مکمل ہو چکی ہیں۔ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس کا ممبر بننے کی دعوت دی جائے گی۔

مسلمانان پونچھ کے مطالبات منظور کر لئے گئے

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نمائندہ کشمیر کمیٹی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ

سرینگر۔ ۱۸ اکتوبر۔ پریذیڈنٹ صاحب انجمن اسلامیہ پونچھ حسب ذیل تار ارسال فرماتے ہیں۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سیاسی نمائندہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے کشمیر مسلم کانفرنس کے کھلے اجلاس میں جب یہ اعلان کیا۔ کہ راجہ صاحب پونچھ نے مسلمانوں کے بہت سے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ تو جلسہ گاہ تالیوں اور زین العابدین زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ آپ نے مسلمانان پونچھ کی داستان مصیبت بیان کی۔ اور انہیں دور کرنے کے لئے راجہ صاحب سے اپنی سہ روزہ ملاقات کے حالات بیان کئے۔ جو ہر روز پانچ اور سات گھنٹے تک جاری رہتی تھی۔

معزز لیڈروں پر پھول برسائے گئے۔ اختتام تقریر پر آپ نے ڈیلیگیٹوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ اپنے اختلافات مٹا کر متحدہ محاذ پیش کریں۔ جس کے بغیر کامیابی محال ہے۔ آپ کے بعد مفتی ضیاءالدین صاحب نے کشمیر کمیٹی اور بالخصوص اس کے واجب الاحترام صدر کی بیش قیمت خدمات کا اعتراف کیا۔ اور خراج تحسین ادا کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۹ | قادیان دارالامان مؤرخہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

بڈھلاڈا ضلع حصار کے مسلمانوں پر اندھا دھند قاتلانہ یورش

کیا حکومت مسلمانوں کی حفاظت کا کوئی انتظام کرے گی

مشرقی پنجاب کے مسلمانوں پر مظالم

یوں تو ہندوؤں نے ہر جگہ ہی مسلمانوں کے لئے جینا محال بنا رکھا ہے۔ لیکن پنجاب کے مشرقی اضلاع میں جہاں مسلمانوں کی آبادی نسبتاً کم ہے۔ ایک عرصہ سے ہندوؤں نے جو ظالمانہ طریق عمل اختیار کیا ہوا ہے۔ اور جس وحشت و درندگی کے ساتھ مسلمانوں کو مرعوب کرنے میں مشغول ہیں۔ وہ نہایت ہی دردناک اور روح فرسا ہے۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ضلع کرنال کے ایک گاؤں پونڈری میں ہندوؤں نے ہلاکت آفرین اسلحہ کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کر کے کئی ایک نہتے مسلمانوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ حال میں ضلع حصار کے ایک گاؤں بڈھلاڈا میں جو ستم بیچارے مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں پر توڑا گیا۔ وہ تمام سابقہ حادثات کے مظالم پر سبقت لے گیا ہے۔ یہ وہی علاقہ ہے۔ جہاں کے ایک مشہور بدمعاش ہرپھول نامی نے ٹوہانہ میں گائے ذبح کرنے کے بدلے گیارہ مسلمانوں کو قتل کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد بھی وہ ہندوؤں کی پناہ میں رہ کر مسلمانوں پر قاتلانہ حملے کرتا رہا۔ آخر جب گرفتار ہوا۔ تو ہندوؤں نے اس کو بچانے کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہا دیا۔ اگرچہ ہندو اپنی ساری طاقت صرف کر دینے کے باوجود قانون کی گرفت سے اُسے نکال نہ سکے۔ اور اُسے پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ لیکن اس علاقہ میں اُسے گئو بھگت کا خطاب دیکر ہیرو قرار دیدیا گیا۔ اور اس کی تعریف میں گیت بنائے گئے۔ جو اب بھی ہندو جاٹوں میں گائے جاتے ہیں۔

تازہ حادثہ کے متعلق ہندوؤں کی غلط بیانیاں

حال میں جو المناک حادثہ بڈھلاڈا میں ہوا ہے۔ اس کا ارتکاب ایک منظم سازش اور پوری تیاری کے بعد دس اور گیارہ اکتوبر کی درمیانی شب میں کیا گیا۔ اور اگرچہ ۱۲ اکتوبر کو ضلع کے ڈپٹی کمشنر لالہ ارجن داس صاحب نے مقام واردات کا معائنہ کیا لیکن ۱۴ اکتوبر کو جو مختصر سی اطلاع فری پریس نے اخبارات میں شایع کرائی۔ اس میں یہ بھی مذکور تھا۔ کہ

"ڈپٹی کمشنر ضلع حصار نے ایک برقیہ کے جواب میں اطلاع دی ہے۔ کہ یہ اطلاع غلط ہے"۔

آخر جب اس خونریزی کی پردہ پوشی کی کوئی صورت نہ رہی۔ تو ہندو خبر رساں ایجنسی ایسوشی ایٹڈ پریس نے اسے مسخ کر کے بایں الفاظ شایع کرایا۔ کہ

"بڈھلاڈا ضلع حصار کے کچھ مسلمانوں نے سکھ جاٹوں کی گائیں چرائیں۔ اور مذبح میں لے جا کر ایک گائے کو ذبح کر دیا۔ اس پر جاٹوں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ جس میں ۴ ہلاک اور ۱۱ زخمی ہوئے ہیں"۔ (پرتاپ ۱۷ اکتوبر)

اس کو اور زیادہ مسخ کرنے کے لئے ہندو اخبارات نے جوراے زنی کی۔ وہ اس رنگ کی تھی۔ کہ

"واقعہ چوری اور بلوے کا ہے۔ کچھ اشخاص نے جو اتفاق سے مسلمان تھے۔ پڑوسی دیہاتیوں کے جو سکھ جاٹ تھے مویشی چرائے اور انہیں ذبح بھی کر ڈالا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مویشیوں کے مالکوں نے چوروں پر حملہ کر دیا۔ لڑائی ہوئی۔ جس سے اتلاف جان ہوا"۔ (پرتاپ ۱۹ اکتوبر)

حکومت پنجاب کا اعلان

لیکن دیگر معتبر ذرائع اور مصدقہ اطلاعات کے علاوہ حکومت پنجاب نے جو اعلان کیا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس المناک حادثہ اور شرمناک ظلم کے متعلق ہندوؤں نے جو کچھ بیان کیا۔ وہ سراسر غلط اور بالکل جھوٹ ہے۔ اور اصل معاملہ ان کے بیانات کے بالکل الٹ اور نہایت ہی روح فرسا ہے۔ حکومت کا بیان یہ ہے۔ کہ ۴ اور ۵ اکتوبر کی درمیانی شب کو بڈھلاڈا سے ۵ میل کے فاصلہ پر ایک موضع داتے واس سے تلونڈی کے ایک راجپوت مسلمان نے ایک مذہبی سکھ کی گائے چرائی۔ اور بڈھلاڈا کے قصابوں کے حوالہ کر دی۔ جو ذبح کر دی گئی۔ پولیس نے چور اور دو قصابوں کو گرفتار کر لیا۔ اور قانونی کارروائی شروع کر دی ۸ اکتوبر کو بڈھلاڈا کے ایک گوردوارہ میں سکھوں اور ہندوؤں نے ایک مشترکہ جلسہ منعقد کیا۔ جس میں ملزموں کو کافی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ ۱۱ اکتوبر کو رات کے ابتدائی حصہ میں تین سکھ جو بندوقوں سے مسلح تھے۔ بڈھلاڈا میں آئے۔ اور گاؤں میں جو شخص بھی انہیں ملا۔ اسے گولی کا نشانہ بنا دیا۔ مردوں کے علاوہ دو عورتوں کو قتل اور دو کو مجروح کیا گیا۔ جن میں ایک بہت معمر ہے۔

مسلمانوں کے قتل کی سازش

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ اس حادثہ کو نہ تو بلوہ کہا جا سکتا ہے۔ نہ قاتلوں نے گائے چرانے والے پر حملہ کیا۔ نہ گائے ذبح کرنے والوں پر۔ بلکہ انہوں نے گاؤں میں داخل ہوتے ہی اندھا دھند اور بے تحاشا گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ اور بلاتمیز مرد و عورت جو مسلمان بھی ان کے سامنے آیا۔ اُسے موت کے گھاٹ اتار دئے گئے۔ اسی سے ان کی درندگی اور خونخواری ظاہر ہے۔ لیکن دیگر تفصیلات کو دیکھنے سے جن میں سے ایک اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ وحشت اور درندگی بہت ہی زیادہ بھیانک شکل میں نظر آتی ہے۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے قتل کا ارتکاب ایک خطرناک سازش، منصوبہ بازی اور خاص تیاری کے بعد کیا گیا ہے۔ گائے کی چوری کرنے والے اور گائے کو ذبح کرنے والے جب گرفتار کئے جا چکے تھے۔ اور چور کی گرفتاری میں خود مسلمانوں نے پوری طرح پولیس کو مدد دی تھی۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں تھی۔ کہ کسی قسم کی فتنہ انگیزی کی جاتی۔ لیکن وہ ہندو اور سکھ جاٹ جو اپنی طاقت اور کثرت کے گھمنڈ میں اندھے ہو رہے تھے۔ اور جن کا مقصد مسلمانوں کو ہلاک اور برباد کرنا تھا۔ وہ کیونکر مطمئن ہو سکتے تھے انہوں نے سب مسلمانوں سے گائے کا بدلہ لینے کے لئے خطرناک مشورے شروع کر دیئے۔ جلسے کر کے لوگوں کو سخت اشتعال دلایا گیا۔ اور جب ان کا منصوبہ پختہ ہو گیا۔ تو ان میں سے تین سکھ بندوقیں لیکر بے خبر اور نہتے مسلمان مردوں۔ عورتوں اور بچوں پر پل پڑے۔ اور جو سامنے آیا۔ اُسے بے دریغ گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

سٹیٹسمین کا بیان

اخبار سٹیٹسمین کے خاص نامہ نگار نے جو حالات لکھے ہیں ان میں بھی وہ رقم طراز ہے۔ کہ اگرچہ چوری کے الزام میں چند ایک مسلمانوں کا چالان کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس کے بعد معلوم ہوا۔ کہ ہندوؤں اور سکھ جاٹوں کی ایک پنچایت ہوئی جس میں انتقام لینے کے منصوبے سوچے گئے۔ گیارہ اکتوبر کو تین اشخاص جو سب سکھ جاٹ تھے۔ دو بندوقیں اور ایک رائفل کے ساتھ بڈھلاڈا میں نمودار ہوئے۔

پہلے وہ مسجد میں گئے۔ اس وقت مسجد کے اندر صرف ایک بوڑھا آدمی تھا۔ اس وقت ایک عورت نے ان سے پوچھا۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اس پر اس عورت کو فوراً گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجنونانہ وار گاؤں میں حملے کرنے شروع کر دیئے۔ اور ہر مسلمان کو جو ان کے سامنے آیا۔ گولی مار دی گئی۔ گلیوں میں پھرنے والے فقیر بھی ان کی گولیوں کا شکار ہوئے۔ نیز قریب ہی ایک اور گاؤں "تلونڈی" میں بھی انہوں نے حملے کئے۔ وہاں بھی عورتوں مردوں کو ہلاک کیا۔

وحشت ناک مظالم

ایک دوسری اطلاع میں مذکور ہے۔ کہ تلونڈی میں پانچ افراد کو جو ایک ہی خاندان کے تھے۔ اور اس وقت چارپائیوں پر لیٹے ہوئے تھے۔ قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد ایک عورت کو جس کی گود میں بچہ تھا۔ گولی مار دی گئی۔ ایک لڑکے اور ایک بوڑھی عورت کو بھی مجروح کیا گیا۔

مسلمانوں پر حملہ سازش کے ماتحت کیا گیا

ان روح فرسا اور المناک حادثات کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ منظم سازش اور پوری تیاری کا نتیجہ نہیں۔ اور ان کی بناء چوری کا حادثہ یا گائے کو ذبح کرنے کا واقعہ تھا۔ ایک گائے کو چرانے اور ذبح کرنے کی بناء پر بھی اس طرح خونریزی کرنے کا کسی کو حق نہ تھا۔ لیکن جب حملہ چور اور گائے ذبح کرنے والوں پر نہیں۔ بلکہ دو گاؤں کے تمام مسلمانوں پر کیا گیا۔ اور جو مسلمان بھی نظر آیا۔ اُسے قتل کر دیا گیا۔ عورتوں تک کو نشانۂ بندوق بنا دیا گیا۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ قاتلوں کی نگاہ میں مسلمان ہونا ہی جرم تھا۔ اور اسی کی سزا میں انہوں نے قتل عام کیا۔ اس کے لئے صرف تین سکھوں کو اس وقت تک قطعاً جرأت نہ ہو سکتی تھی۔ جب تک ان کو دوسروں کی امداد اور حمایت حاصل نہ ہوتی۔ اور انہیں یہ یقین نہ ہوتا۔ کہ ان کی قوم انہیں ہیرو قرار دینے کے لئے تیار ہے۔

پس اس میں قطعاً شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ یہ جو کچھ ہوا۔ اس علاقہ کے سرکردہ ہندوؤں اور سکھوں کی سازش سے ہوا۔ اور محض اس لئے کیا گیا۔ کہ مسلمانوں پر اپنی طاقت اور قوت کا سکہ بٹھایا جائے۔ اور ان پر ثابت کر دیا جائے۔ کہ ان کی زندگی اور موت محض ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اگر چاہیں۔ تو انہیں زندہ رہنے دیں۔ اور اگر چاہیں۔ تو انہیں مولی گاجر کی طرح کاٹ کر رکھ دیں۔

ہندوؤں کی شقاوت

ایسا صریح ظلم ایسا دردناک ستم ایسا المناک حادثہ شاید ہی کہیں ہوا ہو۔ بے گناہ اور بے قصور مسلمانوں کو ان کی عورتوں اور بچوں کو نہایت سفاکی اور بے رحمی کے ساتھ پل بھر میں ہلاک کر دیا گیا۔ اس ظلم وستم پر اگر زمین کانپ اُٹھے۔ تو کوئی تعجب نہیں۔ لیکن ہندوؤں کی قساوت اور شقاوت اس حد کو پہونچ چکی ہے۔ کہ ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کوئی ایک ہندو اور کوئی ایک سکھ بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جس نے اس ظلم وستم کے خلاف آواز اُٹھائی ہو۔ اور مسلمانوں کی مظلومیت پر ہمدردی کا ایک لفظ بھی کسی کے منہ سے نکلا ہو۔ بلکہ برخلاف اس کے یہ کوشش کی جارہی ہے۔ کہ اس نہایت ہی ظالمانہ حادثہ پر پردہ ڈال دیا جائے۔ اور وہ لوگ جو اس ظلم وستم کے اصل بانی ہیں۔ جن کی اشتعال انگیزیاں اس کا موجب ہوئی ہیں۔ اور جن کے بھروسہ اور امداد پر یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ انہیں آنچ تک نہ آنے پائے۔ تاکہ پھر وہ اس سے بھی بڑھکر المناک منظر دُنیا کے سامنے پیش کرنے کا انتظام کر سکیں۔

مسلمانوں کی زندگیوں پر ڈاکہ

ہندوؤں نے پہلے اس حادثہ کو بلوہ قرار دیا۔ لیکن اب اُسے ڈاکہ بتا رہے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" ۲۰ اکتوبر لکھتا ہے

"اس واقعہ کو فساد کا نام دینا بھی غلطی ہے۔ دراصل فساد کوئی ہوا ہی نہیں۔ بلکہ اس دن خونی ڈاکہ پڑا ہے جس میں ظالم ڈاکو بجائے مال و زر لے جانے کے انسانی زندگیاں لے گئے ہیں"

اگر یہ ڈاکہ ہو۔ تو بھی اس کی نوعیت میں کیا فرق پڑ سکتا ہے کیونکہ یہ ڈاکہ ایسا ہے۔ جو بالفاظ "ملاپ" انسانی زندگیوں پر ڈالا گیا۔ اور ڈاکو انسانی زندگیاں لے گئے۔ اگر ڈاکوؤں نے محض "انسانی زندگیاں" لینے کے لئے ڈاکہ ڈالا تھا۔ تو وہ تو انہیں ہندوؤں کی بھی مل سکتی تھیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ کسی ہندو کی زندگی انہوں نے نہ لی۔ اور مسلمانوں کو چن چنکر مار ار نہ صرف مسلمان مردوں کو بلکہ مسلمان عورتوں کی زندگیاں بھی لے گئے۔ حالانکہ کوئی شخص جس میں شرافت اور انسانیت کا ایک ذرہ بھی باقی ہو۔ اپنے جانی دشمنوں اور بالمقابل جنگ و جدال کرنے والے دشمنوں کی عورتوں پر بھی ہاتھ نہیں اُٹھاتا مگر ان سفاکوں نے مسلمان عورتوں پر جن میں سے ایک عمر رسیدہ اور بوڑھی بھی تھی۔ بندوقوں سے حملہ کیا۔ اور گود میں اُٹھائے ہوئے بچہ کی ایک ماں کو گولیوں سے ہلاک کر دیا۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے۔ کہ انہوں نے زندگیوں پر ڈاکہ ڈالا۔ مگر کن کی زندگیوں پر۔ مسلمانوں کی زندگیوں پر۔ ان میں اس قدر وحشت اور درندگی کیوں پیدا ہو گئی۔ محض اس لئے کہ مسلمان ہونا ان کے نزدیک ناقابل معافی جرم تھا۔ اور ہر مسلمان کی جان لینا انہوں نے اپنا مقصد اور مدعا سمجھا۔ کیا یہ ناپاک اور گندہ جذبہ ان میں اپنے آپ اور یک لخت پیدا ہو گیا۔ کیا وہ بیٹھے بٹھائے یونہی ہر مسلمان مرد و عورت کی جان کے دشمن ہو گئے نہیں اور ہرگز نہیں۔ انہیں اس کے لئے دوسروں نے تیار کیا اور اس قدر اشتعال دلایا۔ کہ وہ انسانیت سے نکل کر انتہائی درجہ کی وحشت اور درندگی میں داخل ہو گئے۔ اور اس کے بعد انہوں نے وہ کچھ کیا۔ جس پر انسانیت ہمیشہ ماتم کرتی رہیگی۔ اس درجہ وحشت۔ اس درجہ جنون۔ اس درجہ درندگی قطعاً اپنے آپ نہیں پیدا ہو سکتی۔ اگر اس کا موجب وہ منصوبے اور وہ سازشیں نہیں۔ جو ایک عرصہ سے اس علاقہ میں مسلمانوں کے خلاف کی جارہی ہیں۔ اور جن کو عمل میں لانے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر لیا جاتا۔ تو بتایا جائے۔ اور کیا وجہ ہے۔

مسلمان متوجہ ہوں

غرض یہ بات پایۂ ثبوت تک پہونچ چکی ہے۔ کہ اس علاقہ کے مسلمانوں کو قتل و خونریزی کے ذریعہ مٹا دینے کے متعلق جو سکیمیں عرصہ سے ہندوؤں کے زیر غور تھیں۔ ان پر عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ مسلمان اگر اپنے بچاؤ کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔ تو انہیں جلد سے جلد ادھر متوجہ ہونا چاہئے۔

حکومت اپنا فرض ادا کرے

اسی طرح حکومت اگر مسلمانوں کو ظلم وستم تباہی و بربادی سے بچانے کے متعلق اپنا کچھ فرض سمجھتی ہے۔ تو اسے ادا کرے پے بہ پے اس قسم کے حادثات اس علاقہ میں ہو رہے ہیں۔ اور ہر حادثہ اپنی کیفیت کے لحاظ سے پہلے تمام حادثوں سے زیادہ وحشت ناک اور دہشت انگیز ہوتا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ حکومت نے اس وقت تک ظلم وستم کے انسداد کے لئے جو کچھ کرنا ضروری سمجھا۔ وہ بالکل بے اثر اور بے فائدہ ہے۔ پس ضرورت ہے۔ کہ حکومت قانون کے احترام کے لئے اور رعایا کے ایک مظلوم طبقہ کی حفاظت کی خاطر موثر طریق عمل اختیار کرے۔ جس کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ نہ صرف متعدد انسانی جانوں کو نہایت وحشیانہ طریق سے ضایع کرنے والے کسی ایک آدھ کو پکڑ کر اس کا خاتمہ کر دے۔ بلکہ اس قسم کے بدکردار لوگ تیار کرنے والوں کا بھی پتہ لگائے۔ اور انہیں کیفر کردار تک پہونچائے۔ جب تک اس منبع کا کھوج لگا کر اُسے "کلیتہً" بند نہ کیا جائیگا۔ اس وقت تک کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس سے نکلنے والا ہلاکت آفرین مادہ رک سکے۔

ہندوؤں میں اگر کچھ بھی انصاف کا مادہ باقی ہے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ قتل کا ارتکاب کرنے والوں کے علاوہ ان لوگوں کا سراغ لگانے میں امداد دیں۔ جنہوں نے قاتلانہ منصوبے کئے۔ ورنہ اس میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کہ یہ کشت و خون ان کی منشاء کے عین مطابق ہے۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

قادیان میں تربیت جسمانی کے انتظام پر "پیغام صلح" کا اعتراض

کیا حضرت مسیح موعود دنیا کی کشمکش سے کنارہ کشی کرنے والوں کو جمع کرنے آئے تھے

مخالفین کی طرف سے مسلمانوں پر حملوں کی نوعیت فی زمانہ ایک حد تک تبدیل ہو چکی ہے۔ اگرچہ وہ پرانے حربے بھی زیر استعمال ہیں جو مذہبی اور تمدنی لحاظ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں لیکن ان کے ساتھ ہی اب جسمانی طاقت اور قوت کے ذریعہ ان کو ہندوستان سے ناپید کرنے کا پروگرام زیر عمل ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ اس جذبہ نے اس قوم کو بھی جسکی بزدلی زمانہ دراز سے ضرب المثل بنی ہوئی تھی۔ آج کل ایک گونہ دلیر کر دیا ہے۔ اور وہ جہاں بھی موقع لے، خواہ مخواہ کے حیلوں بہانوں کی آڑ میں مسلمانوں کے خلاف قوت کا استعمال کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان کی گذشتہ چند سالہ تاریخ ایسے پر آشوب واقعات سے بھری پڑی ہے۔

ملک کی عام حالت

اس کے علاوہ ہندوستان کی عام حالت بھی حد درجہ مخدوش ہو رہی ہے۔ کانگرس کی فتنہ انگیزیوں نے ملک کے امن وامان کو تباہ کر دیا ہے۔ حکومت کے سخت انتظامات اور انتہائی پیش بندیوں اور حزم و احتیاط کے باوجود امن پسند لوگوں کی جان و مال محفوظ نہیں۔ محض ادنےٰ سیاسی اختلاف رائے کی بناء پر کئی بے گناہ ان بد باطنوں کی سفاکی اور درندگی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کے سے جو کسی ذاتی لالچ یا طمع نفسانی کے ماتحت نہیں، بلکہ دیانتداری کے ساتھ ملک و قوم کی بہبودی اور فلاح کے پیش نظر کانگرس کے لائحہ عمل سے متفق نہیں۔ حالات روز بروز زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اور فتنہ پردازوں کی دھمکیاں زیادہ سے زیادہ تشویشناک ہوتی جا رہی ہیں۔

ہندوؤں کی تیاریاں

ہندو سنگٹھن کی مسلم آزاری حسب صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور برطانوی گرفت کو ڈھیلا کرنے کے بعد مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دینے کے ناپاک جذبہ کے ماتحت ہندو قوم بندوقوں، ریوالوروں، پستولوں، تلواروں غرضیکہ بیسیوں قسم کے اسلحہ جات سے مسلح ہو رہی ہے فوجی ٹریننگ کے باقاعدہ انتظامات کئے جا چکے ہیں ہر جوان اور بوڑھے کو جسمانی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ طاقتور بنانے کی کوشش شبانہ روز جاری ہے حتیٰ کہ دیویوں کو بھی فنون جنگ میں مشاق بنایا جا رہا ہے۔ اور اس سرعت کے ساتھ صورت حالات منقلب ہو رہی ہے۔ کہ بہت ہی تھوڑے عرصہ میں اپنے زور بازو اور قوت مدافعت کی اہلیت نہ رکھنے والی قوم کے لئے ہندوستان میں آرام وچین کا سانس لینا دوبھر ہو جائے گا

اقتضائے وقت

اندریں صورت عاقبت اندیشی دوربینی۔ حفاظت خود اختیاری اور ملک میں قیام امن اور احترام قانون کا اقتضاء یہی ہے۔ کہ مسلمان بھی اپنے آپ کو زمانہ کی رو کے ساتھ چلاتے ہوئے۔ اور ملکی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ تربیت جسمانی کی طرف متوجہ ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے مفید تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے بہت قبل اس خطرہ کو محسوس کیا۔ اور مسلمانوں کی سلامتی کے جذبہ سے متاثر ہو کر انہیں جسمانی تربیت اور اپنے اندر مدافعانہ قوت پیدا کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ اور اب عملی رہنمائی کے لئے قادیان میں ایک ٹریننگ کور قائم کر کے بیرونجات کے نوجوانوں کو سکھلائی کے لئے بلایا گیا۔ تا وہ اپنے اپنے ہاں جا کر اس تحریک کے حلقہ اثر میں زیادہ سے زیادہ وسعت پیدا کر سکیں۔ اور ہر مسلمان کو اس میں شامل کر سکیں۔ اس خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جماعت میں اس تحریک سے دلچسپی پیدا ہو۔ ہم اس کے متعلق ضروری کوائف درج اخبار کرتے رہے ہیں۔

پیغام صلح کی عیب جوئی

ظاہر ہے۔ کہ یہ تحریک اپنی نوعیت اور وقتی ضرورت کے لحاظ سے ہر مسلمان کے لئے قابل تقلید اور لائق تحسین ہونی چاہیئے کیونکہ اس میں شرعی، روحانی، اخلاقی، تمدنی، معاشرتی یا اقتصادی غرضیکہ کسی لحاظ سے بھی کوئی قباحت نہیں، بلکہ ہر لحاظ سے مفید نہایت اہم اور ضروری ہے۔ لیکن اہل پیغام جنہیں "جماعت قادیان" میں برائیوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ اس کا اخبار پیغام صلح تمام مفید پہلوؤں کو نظر انداز کرتا ہوا احمدیہ ٹریننگ کور کے ضمن میں "الفضل" کی شائع کردہ بعض اطلاعات کو نقل کرنے سے قبل تمہید" لکھتا ہے۔ "نامور من اللہ کی وہ جماعت جو دنیا میں تبلیغ حق کے لئے پیدا کی گئی تھی۔ آج اس کا شعار کیا ہے۔ ذیل کے واقعات اس کی تصریح کرتے ہیں" اور پھر جلے دل کے پھپھولے یوں پھوڑے ہیں "ان واقعات کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جماعت قادیان نے موجودہ عہد خلافت میں کوئی ترقی نہیں کی۔ احمدیہ ٹریننگ کور کا قیام۔ صبح و شام درس قرآن و حدیث کے بجائے باقاعدہ یونیفارم میں پریڈ کرایا جانا۔ دفاتر کے کارکنوں ناظروں اور مولوی سرور شاہ صاحب کا باریش و فش یونیفارم میں ملبوس ہو کر آنا وغیرہ .... حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی نورالدین کے زمانہ میں کہاں نظر آ سکتا تھا۔ وہاں تو دن رات کا مشغلہ درس و تدریس تھا۔ یا مسائل دینی پر بحث"

اعتراض کی لغویت

ان سطور کا ایک ایک لفظ پیغام صلح کی بے ہودگی کا مظہر ہے۔ کیا وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ زمانہ کی رفتار کے مطابق اپنی حفاظت اور صیانت کے لئے اور ملک میں قیام امن کی غرض سے جائز اور ضروری انتظامات کرنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے منافی ہے۔

کیا اس کے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد محض یہ تھا۔ کہ ایک ایسی جماعت قائم کر دیتے۔ جو دنیا کے حالات اور پیش آمدہ واقعات سے آنکھیں بند کر کے بیٹھی رہے۔ اور خواہ دشمن اسے لقمہ اجل بھی بنا دے۔ وہ قطعاً ہاتھ پاؤں نہ ہلائے۔ اور زندہ رہنے کے لئے ہرگز جدوجہد نہ کرے۔ پیغام صلح کے الفاظ تو یہی ثابت کرتے ہیں۔ کہ اس کے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نکمے لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لئے آئے تھے۔

حضرت مسیح موعود کی توہین

اہل پیغام کا اگر یہی خیال ہے۔ تو وہ اس پر قائم رہیں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں۔ کہ وہ عظیم الشان مصلح جسے خود بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے سلام بھیجا۔ ناکارہ اور نکمے لوگ جمع کرنے کے لئے آیا۔ لیکن ہم ایسے عالی مقام اور بلند مرتبت موعود کی یہ توہین گوارا نہیں کر سکتے۔

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض

ہمارے خیال میں حضور کی بعثت کا منشا یہ تھا۔ کہ ایسے

پاک باطن۔ بلند خیال روشن ضمیر۔ فراخ حوصلہ جری اور مضبوط دل عقل وفہم اور تہذیب وشعور والے لوگوں کو ایک سلک میں منسلک کردیں۔ اور اپنی قوت قدسیہ سے ان کے اندر ایسی روح پھونک دیں کہ وہ اسلام کی حفاظت وصیانت ہر پہلو اور ہر جہت سے کرسکیں اگر دشمن دلائل وبراہین سے اسلام پر حملہ آور ہو۔ تو اس میدان میں اسے شکست فاش دیں۔ اگر وہ تمدن ومعاشرتی لحاظ سے زبان طعن دراز کرے۔ تو اس پہلو سے اس کا ناطقہ بند کرسکیں۔ اور عملی لحاظ سے تعلیم اسلام کا ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ کہ کسی صحیح الدماغ کو اسلام کی پاکیزہ تعلیمات پر حرف گیری کی گنجائش نہ رہے۔ جو اسلامی اخلاق۔ علم وہنر تہذیب اور شائستگی کا پورا پورا نمونہ ہوں۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس قدر صاحب حوصلہ ہو۔ کہ اگر کسی وقت کفر وشرک کی مادی تلوار اسلام سے برسرپیکار ہونے کا عزم کرے۔ تو وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دنیا پر ثابت کردے۔ کہ حقیقی جرأت وبسالت اور شجاعت صرف مومن کا ہی حصہ ہے۔

یہ ہے وہ مقصد جو بعثت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولین غرض ہے۔ اور جس کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کریں گے اگر پیغام صلح اور اس کے وابستگان دامن اپنی کج فہمی اور حق وصداقت سے بغض وعناد کے باعث اس کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تو بے شک کریں ہمیں ایسے معترضین کی کوئی پرواہ نہیں۔ زمانہ انہیں خود بہت اچھا جواب دے دیگا۔

پیغام صلح سے سوال

تاہم اس قدر دریافت کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر سوائے درس وتدریس کے جماعت احمدیہ کے لئے کوئی اور کام کرنا جائز نہیں۔ اور قابل اعتراض ہے۔ تو کیا "پیغام صلح" یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ جن لوگوں کا وہ آرگن کہلاتا ہے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیونکہ ان کی روزمرہ کی زندگی سے ہم ایسے بیسیوں واقعات پیش کرسکتے ہیں۔ جو جسمانی تربیت کے مقابلہ میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق بلحاظ فوائد کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے۔ اگر مربعہ جات نہری اراضی کا حصول اس کے لئے خود "حضرت امیر" کا اپنے قلم سے پرزور اپیلیں شائع کرنا مامور من اللہ کے قائم کردہ مرکز سے علیحدگی اختیار کرکے نئی بستیاں آباد کرنے کی کوشش کرنا حکومت کی جاری کردہ تحریکات کو کامیاب بنانے کے لئے "حضرت امیر" کی بیگم صاحبہ کا جدوجہد کرنا اور پھر اس کے صلہ میں معمولی سارٹیفکیٹ حاصل کرنا۔ عورتوں کی دستکاری کی نمائشیں منعقد کرنا وغیرہ وغیرہ کئی کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء اور مشن کے منافی نہیں۔ تو جسمانی تربیت کے انتظام میں جو آج زمانہ ہر دور اندیش اور عاقبت بین انسان کے نزدیک مسلمانوں کے لئے از حد ضروری ہے۔ کونسی ایسی برائی ہے کہ اس کی طرف متوجہ ہونا پیغام کے نزدیک بہت بڑا جرم ہوگیا

متعلقین کے لئے اصل

پیغام صلح کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کسی جماعت کا کسی ایسی تحریک میں حصہ لینا جو اس کے بانی کی ہدایات کے منافی نہ ہو۔ بلکہ اس کے مقرر کردہ پروگرام کے لئے باعث تقویت ہو جسے شریعت اخلاق نامناسب یا ناجائز قرار نہ دے۔ اور جو رفتار زمانہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حالات پیش آمدہ کے لحاظ سے ضروری ہو۔ ہرگز قابل اعتراض نہیں ہوسکتا۔

غلط بیانی

باقی رہا پیغام کے نزدیک "صبح وشام درس قرآن وحدیث کے بجائے باقاعدہ یونیفارم میں پریڈ کرایا جاتا"۔ سو یہ اس کی صریح غلط بیانی اور بے ہودہ سرائی ہے۔ کیا وہ ہماری کسی تحریر سے ثابت کرسکتا ہے۔ کہ "باقاعدہ یونیفارم میں پریڈ کرایا جاتا" "درس قرآن وحدیث کے بجائے" ہے۔ کیا کسی نئی جہت سے ہمارے اقدام کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ درس قرآن وحدیث کے بجائے کیا جارہا ہے کیا یہی دیانتداری ہے۔ قادیان میں جسمانی تربیت کا انتظام ہوتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں دینی وروحانی تربیت کے کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ لیکن پیغام صلح کے ہمرد ان مریہ کو لاہور بیٹھے یہ بات نظر آجاتی ہے۔ کہ یہ سب کچھ "درس قرآن وحدیث کے بجائے" ہورہا کہ روحانیت سے بعد اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ مشن اور حضور کے منشاء ومقصد کے منافی افعال کے ارتکاب کا جماعت احمدیہ پر الزام لگانے والوں کی صحافتی دیانتداری اور راستگوئی ملاحظہ ہو۔

قادیان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بھی درس اسی طرح ہوتا ہے جیسے پہلے ہوتا تھا۔ روحانی دینی اور اخلاقی تربیت کے جملہ ادارات حسب دستور پوری سرگرمی کے ساتھ اپنے فرائض مفوضہ کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔ اور ان میں کسی ایک میں بھی کوئی کمی نہیں کی گئی۔ جسمانی تربیت ایک اضافہ ہے۔ جو جماعت کی ترقی کا ثبوت ہے۔ اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشن کی تکمیل کے لئے ضروری سمجھ کر حضور کے منشاء کے عین مطابق شروع کیا گیا ہے۔

سنت نبوی

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ قادیان میں جسمانی تربیت کے انتظام میں پیغام صلح کو کونسی ایسی چیز نظر آئی۔ کہ اس کی بناء پر زبان طعن دراز کی کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جو اسلام میں پہلے نہ تھی۔ اور اب رائج کرلی گئی ہے۔ کیا اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کے متعلق اتنا بھی علم نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسلمانوں میں تربیت جسمانی اور قوت مدافعت پیدا کرنے کا انتظام فرماتے تھے

تاریخ اسلام میں ایسے واقعات کثرت سے موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہے کہ مسلمانوں میں جسمانی تربیت کا شوق اور جذبہ پیدا کرنا نہایت ضروری سمجھا گیا۔ ان حالات میں جسمانی تربیت کی طرف متوجہ ہونا سنت نبوی پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اور اس بارے میں جماعت احمدیہ پر اعتراض محض اس بغض وکینہ کا اظہار ہے۔ جو غیر مبائعین میں پایا جاتا ہے۔

غیر مبائعین کا بغض وحسد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ اہل پیغام کے قلوب ہمارے متعلق کینہ وبغض وحسد سے اس قدر بھرے ہوئے ہیں۔ کہ اگر کسی نے زمین پر دوزخ کی آگ کو مجسم دیکھنا ہو۔ تو ان لوگوں کو دیکھ لے۔ اس پر اہل پیغام نے بہت شور مچایا۔ آج تک اس خطبہ کے اقتباسات اس رنگ میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ کہ گویا ان پر بہت زیادتی کی گئی ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ پر ان لوگوں کی طرف سے آئے دن جس رنگ میں اعتراض کئے جاتے ہیں۔ انہیں اگر کسی منصف اور غیر جانبدار ثالث کے سامنے رکھا جائے۔ تو وہ یقیناً یہی فیصلہ دینے پر مجبور ہوگا۔ کہ معترض نے آتش بغض وحسد میں مبتلا ہونے کی وجہ سے عقل وانصاف اور معقولیت کو بالائے طاق رکھ کر یہ اعتراض کئے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی ترقی اور سلسلہ کے انتظام کے لئے جو تجویز بھی کی ہے اس پر غیر مبائعین نے اعتراض کرنا ضروری سمجھا۔ اور اپنی کج فہمی اور کج بینی سے اس میں سو سو عیب نکالے لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد انہیں خود اس کی نقل کرنی پڑی۔ جسمانی تربیت کے متعلق بھی اس وقت تو وہ اعتراض کرنے کے لئے تیار ہوگئے اور اسے روحانیت کے خلاف بتا رہے ہیں۔ لیکن کوئی تعجب نہیں۔ اگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد انہیں خود اس بارے میں قدم اٹھانا پڑے۔ اور اگر انہوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ تو وہ سمجھ لیں۔ کہ زمانہ کے تھپیڑوں کے سامنے ان کا ٹھہرنا ناممکن ہوگا۔

کاش یہ لوگ بغض وحسد کی آگ میں جل کر ہمارے راستہ میں راکھ کے ڈھیر جمع کرنے کی بجائے کچھ کرکے دکھانے کی کوشش کریں۔ یوں تو وہ ہمیشہ مسلمانوں کی خیر خواہی اور ہمدردی کے دعوے کرتے رہتے ہیں۔ لیکن آج تک انہوں نے کوئی ایک کام بھی ایسا نہیں کیا۔ جس سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچا ہو۔ اب جبکہ مسلمان ہر طرف سے خطرات اور خدشات میں گھرے ہوئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ان کی حفاظت میں کسی قسم کا حصہ لیں۔ انہیں یہ بھی گوارا نہیں۔ کہ مسلمانوں کو جسمانی تربیت کی طرف متوجہ کیا جائے۔ اور جماعت احمدیہ اپنے عمل سے اس بارے میں رہنمائی کرے۔ یہ حد درجہ کی

52

تحقیق الادیان

یسوع مسیح میں صفات الوہیت کا فقدان

از عبدالواحد خان صاحب ایم۔ ایس سی۔ لائل پور

موجودہ زمانہ میں سب سے بڑا فتنہ جو پیدا ہوا۔ اس قوم کا پیدا کردہ ہے جس نے ایک انسان کو خدا کا بیٹا قرار دیدیا۔ آئیے اس موہوم خدا کی الوہیت کا اللہ تعالےٰ کی صفات کیساتھ موازنہ کریں۔ تا معلوم ہو۔ کہ یسوع مسیح ابن اللہ تھے یا عبد اللہ۔

صفت تقدس

خدائے عزوجل کا اسم ذات اللہ ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام نقائص اور رزائل سے منزہ۔ گویا خداوند کریم کی تمام خوبیاں حسن و احسان کے کمال تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اور اسکی ذات میں کوئی نقص نہیں۔ اب اگر یسوع مسیح ابن اللہ ہے۔ تو چاہیئے کہ اس کی ذات بھی تمام نقائص سے پاک ہوتی۔ مگر جب اسے ایک شخص نے "نیک استاد" کہہ کر پکارتا ہے۔ تو اس کے جواب میں فرماتا ہے۔ "مجھے نیک مت کہو۔ میں نیک نہیں ہوں۔ نیک صرف ایک ہی ہے۔ سو وہ خدا"

مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے کلام نازل کرنا

سورہ فاتحہ اور دیگر مقامات میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ رحمٰن ہے یعنی بلا مبادلہ فضل کرنے والا۔ صفت رحمانیت بغیر کسی عامل کے عمل کے محض بخشش الہٰی کے جوش سے ظہور میں آتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے آسمان زمین۔ سورج چاند ہوا پانی وغیرہ اشیاء انسان کی بہتری اور بھلائی کے لئے پیدا کیں۔ اور ہر شخص بلا تفریق کفر و اسلام اس سے مستفید ہو رہا ہے۔ اسی طرح خدا کا کلام بھی جو بندوں کی راہ نمائی کے لئے اترتا ہے۔ وہ بھی اسی صفت کی رو سے ہوتا ہے۔ اور کوئی ایسا متنفس نہیں۔ جو یہ دعویٰ کرے۔ کہ میرے کسی عمل یا مجاہدہ کے اجر میں خدا کا پاک کلام جو اس کی شریعت پر مشتمل ہے نازل ہوا گویا اللہ تعالےٰ نے انسان کی روحانی زندگی کے سامان پیدا کئے۔ مگر یسوع مسیح نے کچھ بھی پیدا نہ کیا۔ بلکہ وہ خود مخلوق ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنا مبارک کلام وقتاً فوقتاً نازل کیا۔ مگر یسوع مسیح خود خدا کے نازل کردہ کلام سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ جیسا کہ وہ خود اقرار کرتا ہے "یہ نہ سمجھو۔ کہ میں شریعت یا توراۃ کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔" اس سے یہ ثابت ہے۔ کہ یسوع مسیح نے خدا کی نازل شدہ کتاب کی اتباع کی۔ جیسے دیگر انبیاءؑ مثلاً ذکریاؑ۔ یحییٰؑ وغیرہ ہم کرتے رہے۔ ممکن ہے۔ کہ یہاں عیسائی صاحبان یہ جواب دیں۔ کہ مسیح نے اپنے رسولوں یعنی حواریوں پر کلام نازل کی مگر جس کلام کو وہ الہامی قرار دیتے ہیں۔ اس میں بے شمار تناقض ہیں۔ اور تناقض کی موجودگی میں اعتبار ساقط ہو جاتا ہے۔ اور وہ کلام الہامی نہیں ہو سکتی۔ تناقض کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں

(۱) متی ۲۷، ۴۳، ۴۴ "اسی طرح ڈاکو بھی جو اس کے دائیں بائیں صلیب پر چڑھائے گئے مسیح پر لعن طعن کرتے تھے۔" مگر لوقا ۲۳، ۳۹، ۴۳ میں لکھا ہے۔ "پھر جو بدکار صلیب پر لٹکائے گئے تھے۔ ان میں سے ایک یوں طعنہ دینے لگا۔ کہ کیا تو مسیح نہیں تو اپنے آپ کو اور ہم کو بچا۔ مگر دوسرے نے اسکو جھڑک کر جواب دیا۔ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا۔ حالانکہ اسی سزا میں گرفتار ہے۔ اور ہماری سزا تو واجبی ہے۔"

گویا متی کہتا ہے۔ کہ دونوں ڈاکوؤں نے مسیح پر لعن طعن کیا۔ مگر لوقا کہتا ہے۔ صرف ایک نے طعنہ دیا۔ اور دوسرے نے اس طعنہ دینے والے کو جھڑکا

(ب) مرقس ۵/۲ "سو جب کشتی سے مسیح اترا۔ تو فی الفور ایک آدمی جس میں ناپاک روح تھی۔ قبروں سے نکل کر اسے ملا" مگر متی ۸/۲۸ میں لکھا ہے "دو آدمی جن میں بدروحیں تھیں۔ قبروں سے نکل کر اسے ملے"

(ج) حضرت مسیح کو کئی جگہ ابن داؤد کہا گیا ہے۔ چنانچہ لوقا ۱/۳۱، ۳۲ میں لکھا ہے "فرشتہ مریم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ کہ دیکھ تو حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنیگی۔ اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالےٰ کا بیٹا کہلائیگا۔ اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دیگا۔" مگر متی ۲۲، ۴۱، ۴۶ میں مسیح ابن داؤد ہونے سے انکار کرتا ہے۔ اور دلیل یہ دی۔ کہ "جب داؤد نے میرے متعلق خداوند کہا ہے۔ تو میرا باپ کیسے ہوا"

(د) متی ۱۴/۵ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہیرودیس ہر چند یوحنا کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ مگر عام لوگوں سے ڈرتا تھا۔ کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔ "لیکن مرقس ۶/۲۰ میں لکھا ہے۔ کہ ہیرودیس یوحنا کو راستباز اور مقدس آدمی جان کر اس سے ڈرتا تھا۔ اور اسے بچائے رکھتا تھا۔ اور اس کی باتیں سن کر بہت حیران ہو جاتا تھا"۔

غرض اللہ تعالےٰ صفت رحمانیت کے ماتحت اپنے بندوں پر کلام نازل کرتا ہے۔ تا اس کلام کے ذریعہ کفر و ضلالت دور ہو۔ مگر مسیح خود کلام نازل نہیں کر سکتا تھا۔ وہ خدا کی کلام کا خود محتاج تھا۔ اور جب اس میں صفت رحمانیت نہیں تو الوہیت کیسی

صفت رحیمیت

اللہ جلشانہ کی تیسری صفت یہ ہے۔ کہ وہ رحیم ہے جس کے معنی نیک اعمال کو ضائع نہ کرنے والا۔ اور ان کے ثمرات حسنہ مرتب کرنیوالا ہیں۔ اس صفت کے ماتحت اللہ تعالیٰ دعائیں سنتا ہے۔ مگر یسوع مسیح میں انجیل کی رو سے رحیمیت کا ایک شمہ بھی پایا نہیں جاتا۔ اور دوسروں کی دعائیں قبول کرنا تو الگ رہا۔ خود ایلی ایلی لما سبقتنی کی دعا کرتا رہا

علم غیب

سورہ حشر میں اللہ تعالیٰ اپنی نسبت فرماتا ہے۔ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ ھو الرحمٰن الرحیم ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر یعنی اللہ تعالےٰ عالم الغیب ہے۔ تمام غیب کی باتوں کو جاننے والا مگر یسوع مسیح کے متعلق مرقس ۱۱، ۱۲، ۱۴ میں آتا ہے "دوسرے دن جب وہ بیت عنیاہ سے نکلے۔ اسکو بھوک لگی۔ اور دور سے انجیر کا درخت جس میں پتے تھے دیکھ کر گیا۔ کہ شاید اس میں کچھ پائے مگر جب اس کے پاس پہنچا۔ تو پتوں کے سوا اس میں کچھ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا۔ اس نے اس سے کہا آئندہ کوئی تجھ سے کبھی پھل نہ کھائے" اس سے ظاہر ہے۔ کہ یسوع کا عالم الغیب ہونا تو الگ رہا۔ اسے معمولی زمیندار جتنا بھی علم نہ تھا۔ اسے اتنا بھی معلوم نہ تھا۔ کہ اب انجیروں کا موسم نہیں ہے۔ اور اس درخت پر انجیر نہیں ہیں۔

بعض اور صفات

اللہ تعالےٰ کی ایک صفت الملک ہے۔ یعنی تمام اشیاء کا پورا مالک ہے۔ وہ الخالق ہے یعنی ہر چیز کا کامل حکمت کے ساتھ اندازہ کرنے والا المصور ہے یعنی مخلوقات کی طرح طرح کی صورتیں بنانے والا۔ ان سب صفات کے مقابلہ پر بتایا جائے۔ کہ یسوع مسیح نے کونسی مخلوق پیدا کی۔ انجیل سے کہیں ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مسیح نے کچھ پیدا کیا۔ نہ کوئی چیز اس کے قبضہ اور اختیار میں تھی۔ ایک صفت اللہ تعالیٰ کی السلام ہے یعنی تمام نقصانات سے محفوظ سلامتی کا سرچشمہ۔ اور امن بخشنے والا ایک صفت العزیز ہے یعنی سب پر غالب۔ ذرہ ذرہ پر متصرف جس کے لئے کوئی بات ناممکن نہ ہو۔ جس کی قدرت میں کوئی نقص نہ ہو۔ ادھر مسیح کو دیکھو۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ اس کی جان بچ جائے۔ وہ ہر چند دعائیں کرتا ہے۔ مگر کچھ نہیں ہوتا۔ ملاحظہ ہو متی ۲۶، ۳۹ "پھر تھوڑا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر دعا مانگی اے میرے باپ اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے" اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح اپنے بچاؤ کے لئے کوئی قدرت نہ رکھتا تھا۔ بلکہ اسکی دعائیں بھی از رو ئے انجیل بیکار گئیں۔ اور وہ صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ اگر وہ علیٰ کل شیء قدیر ہوتا تو کیوں نہ صلیب پر چڑھنے سے محفوظ رہتا۔ پس عیسائیو غور کرو۔ کیا یسوع السلام تھا۔ اور کیا وہ العزیز تھا۔ اگر یسوع مسیح خدا تھا۔ تو پھر اسے کیا ضرورت تھی۔ کہ صلیب سے بچنے کے لئے منہ کے بل گر کر تمام رات دعائیں مانگتا رہتا۔

دعائیں قبول کرنا

اللہ تعالےٰ کی ایک صفت یہ ہے۔ کہ وہ المجیب ہے۔ یعنی دعائیں قبول کرنے والا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ اذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان جب کوئی تجھ سے میرے متعلق سوال کرے۔ تو اسے کہہ دیں نہایت ہی قریب ہوں میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ مگر یسوع نے کسی کی دعا قبول کرنے کا کوئی دعویٰ نہ کیا۔ اور نہ کبھی اس نے کسی کی دعا قبول کی۔

مسیح کا دعوے کیا تھا

آؤ اب ہم یہ دیکھیں۔ کہ مسیح کا دعویٰ کیا تھا۔ اور لوگ عام طور پر کیا سمجھتے تھے۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ اسے نبی جانتے تھے۔ متی ۲۱۔ ۱۰۔ ۱۱ میں لکھا ہے کہ جب وہ یروشلم میں داخل ہوا۔ تو سارے شہر میں ہلچل پڑ گئی۔ اور لوگ کہنے لگے یہ کون ہے؟ بھیڑ کے لوگوں نے کہا۔ یہ گلیل کے ناصرہ کا نبی ہے

بڈلاڈا میں ہندوؤں کے منصوبوں کا خونی نظارہ

مردوں۔ عورتوں اور بچوں پر بے تحاشا گولیاں چلائی گئیں

۵ مسلمانوں کو قتل اور ۹ کو زخمی کر دیا گیا

بڈلاڈا ۱۴ اکتوبر عرصہ تقریباً پندرہ روز کا ہوا۔ موضع تلونڈی راجپوتاں کے ایک چور نے موضع دا تے وا س سے ایک چمار کی گائے چرائی اور بڈلاڈا کے قصابوں کے ہاتھ فروخت کر دی۔ ذبح کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ کہ گائے چوری کی تھی۔ چنانچہ سب انسپکٹر صاحب بڈلاڈا نے دو قصابوں اور ایک چور کا چالان کر دیا۔ تلونڈی کے مسلمان راجپوتوں نے چور کے گرفتار کرانے اور مقدمہ کو کامیاب بنانے کے لئے بہت کوشش کی۔ اور ان ہی کی کوشش سے چور گرفتار ہوا۔ لیکن سکھوں اور ہندوؤں کی اس پر بھی تسلی نہ ہوئی۔ اور ۵ اکتوبر کو بوقت ۴ بجے شام گرد و نواح سے تقریباً دو سو ہندوؤں اور سکھوں کا اجتماع ہوا۔ جس میں مسلمانوں سے گائے کا بدلہ لینے کے لئے نہایت اشتعال انگیز مشورے ہوئے۔ چند آدمیوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ اور موضع بچھوانہ کے گردوارے میں آخری فیصلہ کرنے کے لئے۔ گرد و نواح کے سکھوں کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ چنانچہ ۷ اکتوبر کو بچھوانہ میں اجتماع ہوا۔ مسلمانوں کو بھی کچھ کچھ خبر ان کے مشوروں کی پہنچتی رہی۔ جس سے متاثر ہو کر۔ قصابان بڈلاڈا کے دو آدمیوں نے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اور افسر علاقہ کی خدمت میں مسٹر حمزا ئی دکیل حصار کی معرفت تمام حالات کی اطلاع کر دی اور اپنی حفاظت کے لئے گارد کا مطالبہ کیا۔ اور زبانی یہ بھی عرض کیا گیا۔ کہ ہم پر حملہ جہاں تک سنا گیا ہے ایک دو روز میں ہونے والا ہے گارد ہمارے ہمراہ بھیجی جائے۔ ڈپٹی کمشنر اور افسر علاقہ نے درخواستیں سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس بھیج دیں۔ لیکن سردار سنت پرکاش صاحب نے فرمایا۔ کہ جاؤ تمہارے تھانہ میں ہی حکم بھیج دیا جائے گا۔ دس اور گیارہ کی درمیانی شب کو بوقت ۸ بجے شب قصابوں پر حملہ ہوا۔ مسلمانوں کے پندرہ افراد کو بندوقوں کی گولیوں سے زخمی کیا گیا۔ جن میں سے سات آدمی فوت ہو چکے ہیں۔ باقی کی حالت خطرناک ہے۔ اور تقریباً ۸ بجے شب ہی موضع تلونڈی پر حملہ ہوا۔ موضع تلونڈی بڈلاڈا سے چھ سات سو کرم کے فاصلے پر ہے۔ اس جگہ نو افراد کو زخمی کیا گیا۔ جن میں سے آٹھ اسی وقت مر گئے۔ ایک آٹھ سالہ زخمی بچہ اب تک زندہ ہے۔ کل پندرہ افراد فوت ہو چکے ہیں۔ دس زخمی ہیں۔ متوفیان میں دو عورتیں اور ایک دس سالہ لڑکی بھی ہے۔ اور تین متوفی افراد ایسے ہیں۔ جو پردیسی ہیں اور ایک خانقاہ میں صرف رات بسر کرنے کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کا ہسپتال میں کوئی انتظام نہیں ہے سول سرجن صاحب کو واقعہ کی رات کے نو دس بجے شب ہی تار دے دیا گیا تھا۔ لیکن بجائے سول سرجن صاحب کے تشریف لانے کے ۱۳ اکتوبر کو سب اسسٹنٹ سرجن صاحب جو ایک سکھ ہیں۔ تشریف لائے ہیں۔ زخمیوں کے متعلق جب ان سے کہا گیا۔ کہ ان کے زخموں سے ابھی تک گولیاں نہیں نکالی گئیں۔ مہربانی فرما کر آپ ہی اپریشن کر دیں۔ تو فرمایا۔ کہ زخمیوں کو حصار بھیج دو۔ چونکہ زیادہ زخمی غریب لوگ ہیں۔ وہ حصار نہیں جا سکتے۔ وہ لوگ جن کے پاس استطاعت تھی۔ اپنے زخمیوں کو لے کر دہلی چلے گئے غریبوں کی مرہم پٹی کا کوئی اچھا بندوبست نہیں ہے۔

پولیس کپتان حصار اور لالہ ارجن داس صاحب ڈپٹی کمشنر حصار ۱۲۔ اکتوبر کو ساڑھے بارہ بجے دن کے تشریف لائے۔ موقعہ ملاحظہ فرمانے کے بعد ۴ بجے شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔ اور میاں اوماچند صاحب انسپکٹر پولیس کو تفتیش پر مقرر کر گئے ہیں۔ ہندو اور سکھ سازش کنندگان افسران پر ڈورے ڈالنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

علاوہ ازیں ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹ تاریخ کو سناتن دھرم لائبریری کے سامنے ہندوؤں کے جلسے بوقت شب ہوتے رہے۔ جن میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا لاہور کا لیکچرار متواتر چار روز تک نہایت اشتعال انگیز تقریروں کے ذریعے سکھوں اور ہندوؤں کو گائے کا بدلہ لینے کے لئے ابھارتا رہا۔ پنڈت رشی رام سکرٹری سناتن دھرم سبھا بڈلاڈا نے بھی اشتعال انگیز تقریر کے ذریعہ سکھوں اور ہندوؤں کو ابھارا۔ مسلمانوں کو اب بھی ہر وقت حملہ کا خطرہ ہے۔ مسلمان نہایت کمزور اور نادار ہیں۔ اس لئے مسلمان اکابر و زعماء اسلام اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ جمعیت العلماء ہند کے ارکان کو اگر ہندو راج کے منصوبوں میں امداد دینے سے فرصت ہو۔ تو وہ بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔

مکرر آنکہ جناب صاحب بہادر ڈی۔ آئی۔ جی پولیس انبالہ ڈویژن آج تشریف لے آئے ہیں۔ مسلمانان بڈلاڈا کو صاحب بہادر کی انصاف پسندی سے امید ہے۔ کہ وہ ظالموں کو گرفتار کرنے میں پولیس کے نہایت قابل افسران کو متعین فرمائیں گے۔ تاکہ اصل مجرم گرفتار ہو کر کیفر کردار کو پہنچیں۔ صاحب کمشنر بہادر انبالہ آئی۔ جی پولیس لاہور۔ علامہ سر اقبال حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ انسپکٹر جنرل شفاخانہ جات لاہور و گورنر صاحب بہادر پنجاب کو بذریعہ تار واقعات کی اطلاع دی گئی ہے

سید مراد علی شاہ از بڈلاڈا ضلع حصار

محکمہ پولیس اور فوج میں بھرتی

جو دوست محکمہ پولیس میں بھرتی ہونا چاہتے ہوں۔ اور ان کی تعلیم مڈل اور میٹرک تک ہو۔ وہ اپنی اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ اسی طرح جو دوست محکمہ فوج میں بھرتی ہونا چاہتے ہوں۔ وہ بھی اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ ایسے دوست جو پرائمری پاس ہوں۔ یا میٹرک پاس ہوں۔ ان کو ان پڑھ دوستوں پر ترجیح دی جائیگی۔

ایک استانی کی ضرورت

ایک جگہ نارمل پاس یا انٹرنس پاس استانی کی فوری ضرورت ہے۔ ۳۵/ روپیہ ماہوار تنخواہ ملے گی۔ درخواستیں دفتر امور عامہ میں بھجوائی جائیں۔ (ناظر امور عامہ)

پتہ درکار ہے

نصیر بخش صاحب سابق سٹوڈنٹ میڈیکل کالج لاہور کا پتہ درکار ہے جس صاحب کو علم ہو۔ دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ یہ صاحب ۱۹۳۲ء میں کالج میں تعلیم پاتے تھے۔ (ناظر بیت المال)

پنجاب اور دیگر علاقوں میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

دھرمسالہ کے دوستوں کے شوق تبلیغ کو دیکھ کر ایک مقامی علم دوست غیر احمدی افسر نے ان کو اپنی کوٹھی پر جمع کیا جہاں تمام اختلافی مسائل پر ان کے سامنے تقریریں کی گئیں بعض نے اختتام پر اعتراض کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے ؛

ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ کے احمدی بصورت وفد قریبی دیہات میں گئے۔ اور خوب تبلیغ کی۔ ؛

رنگپور کے احباب کئی دیہات میں گئے۔ اور تقریریں کیں۔ بعض جگہ انہیں زدوکوب کرنے کی دھمکی دی گئی۔ لیکن وہ خوشی سے اپنے کام میں مصروف رہے ؛

شاہ مسکین کے دوستوں نے اردگرد کے دیہات میں پیغام حق پہنچایا ؛

کیرنگ (اڑیسہ) کے احباب نے مختلف وفود تیار کئے اور علی الصباح اپنے حلقوں میں پہنچ کر کام شروع کر دیا۔ بعض مقامات پر ان سے بہت سختی کی گئی۔ دشنام دہی کے علاوہ سنگ باری بھی ہوئی۔ مگر انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ ایک مقام کے ایک یورپین افسر کو تبلیغ کی گئی ؛

کاٹھگڑھ کے احباب نے پوری کوشش سے گرد و نواح میں تبلیغ کی۔ عورتوں نے جلسہ کیا۔ اور مستورات کے سامنے مفید تقریریں کیں ؛

رنگون میں احمدی اصحاب نے اس تحریک کو عملی جامہ پہنایا۔ اور دستی کو انفرادی تبلیغ کی ؛

احمدی پور (جہلم) کی جماعت نے مختلف وفود تیار کئے۔ اور اردگرد کوئی گاؤں نہ چھوڑا جہاں پیغام حق نہ پہنچا دیا۔ ندائے ایمان تقسیم کئے۔ تقریریں کیں۔ اعتراضات کے جواب دیئے بعض جگہ سخت مخالفت ہوئی ؛

بلب گڑھ۔ دوستوں نے دعوت چائے پر مسلمانوں کو مدعو کر کے پیغام حق سنایا۔ عورتوں نے علیحدہ جلسہ کیا ؛

جلال پور پیر والہ جلسہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر تقریر کی گئی۔

کلانور اردگرد کے دیہات میں پوری کوشش سے تبلیغ کی گئی ؛

شملہ اگرچہ سرکاری دفاتر کی دہلی کو روانگی کے باعث رونق کم تھی۔ پھر بھی مختلف حلقے مختلف دوستوں کے سپرد کر کے پیغام حق پہنچایا گیا۔ بعض بڑے بڑے لوگوں سے گفتگو کا موقعہ ملا جنہوں نے جماعت کی تعریف کی۔ ہر دوکان پر جا کر تبلیغ کی گئی۔ ریویو انگریزی کے دو خریدار بنائے گئے۔ بعض احباب نے دعوت چائے دیکر تبلیغ کی۔ دو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ؛

اٹاوہ کے دوستوں نے انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ اور کام کاج بند کر کے سارا دن مصروف رہے ؛

کوٹلی ہرنرائن کے دوستوں نے چھ وفد مقرر کر کے علاقہ میں ان کو بھیج دیا۔ اور خوب تبلیغ کی ؛

سرائے نورنگ کے انصار اللہ کے مختلف وفود تیار کئے گئے۔ جنہوں نے ملاقاتوں کے ذریعہ خوب تبلیغ کی۔ ٹریکٹ تقسیم کئے ایک شخص نے متاثر ہو کر بیعت کی درخواست کی بعض مجمعوں میں تقریریں کرنے کا موقعہ ملا۔ عورتوں نے بھی تبلیغ میں نمایاں حصہ لیا۔

چک ۱۶ جنوبی (شاہ پور) سب دوستوں نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ اور رات کو جلسہ کر کے تقریریں کیں۔ بہت اچھا اثر ہوا۔ عورتوں نے بھی تبلیغ کی ؛

چک ۶ ب کے احباب نے اپنے گاؤں میں تبلیغ کی

بھاگہ بھٹیاں (گوجرانوالہ) دوست اردگرد کے دیہات میں گئے۔ اور مکانوں اور ڈیروں پر پہنچ کر تبلیغ کرتے رہے۔ عورتوں نے بھی اپنا فرض ادا کیا ؛

بلاد ملہی دوست دن بھر مضافات میں مصروف تبلیغ رہے۔ رات کو مسجد احمدیہ میں جلسہ کر کے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں ؛

بنڈورہ ڈاکخانہ بشارتگنج ضلع بریلی سے ایم عبدالرشید خان صاحب پنشنر انسپکٹر لکھتے ہیں حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۸ر اکتوبر کو خاکسار نے بھی اپنے گاؤں میں یوم التبلیغ منایا۔ اور تقریباً بیس آدمیوں کے مجمع میں اسلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مضمون پڑھا ؛

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء کی مساعی جمیلہ

قاضی عبدالحمید صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے مظلومان پونچھ کی قانونی امداد کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اس سے پیشتر آپ ایک عرصہ تک راجوری میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے ایک نہایت اہم مقدمہ کی پیروی کی۔ جس کے نتیجہ میں مسمی لال الدین مجرم جو زیر حراست تھا بیگناہ ثابت ہو کر بری ہو گیا۔ اور اس مقدمہ میں تین معزز نمبردار جن میں ایک چودہری غلام حسین صاحب لسانہ اور دوسرے قاضی غیاث الدین صاحب ساکن گونڈی تھے۔ عرصہ سے روپوش تھے۔ فاضل جج نے اپنے مفصل فیصلہ میں پولیس مقامی خصوصاً سنت رام سب انسپکٹر کی بہا بھائی ذہنیت کا خوب پول کھولا۔ اور تمام معززوں اور روپوش مظلومان کے وارنٹ منسوخ کر کے انہیں بری کر دیا ؛ (شمس کاشمیری)

روپڑ میں جماعت احمدیہ

ہمارے گاؤں سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر دریائے ستلج کے کنارے ایک خوبصورت شہر روپڑ واقع ہے۔ تقریباً سات ہزار کی آبادی ہے نصف سے زیادہ مسلمان ہیں۔ یہاں سے نہر سرہند نکلنے کی وجہ سے رونق کافی ہے یہاں مالدار تعلیمیافتہ اور بارسوخ دو قومیں سید اور شیخ ہیں میرے والد صاحب مرحوم (مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھگڑھی) نے بہت کوشش کی۔ کہ یہاں احمدیت کی تبلیغ کی جائے چونکہ مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ اور میونسپلٹی کے کثرت سے وہی ممبر تھے۔ اس لئے اگر والد صاحب مرحوم کسی پبلک جگہ میں جلسے کا انتظام کرتے۔ تو اینٹ پتھر پھینکنے شروع کر دیتے۔ لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری۔ آپ اکثر وہاں اور کئی دوستوں کو ساتھ لیکر جاتے اور تبلیغ کرتے کسی مسجد میں جا کر نماز پڑھتے۔ تو لوگ صف کے لئے تیار ہو جاتے یعنی حد سے زیادہ مخالفت کرتے تو میونسپل کمیٹی کی حد سے باہر جا کر پڑھتے۔ ایک دفعہ آپ نے کسی سکھ کا مکان کرایہ پر لے لیا اور وہاں قادیان سے مبلغ منگا کر تبلیغی جلسہ کیا۔ جسکا اثر لوگوں پر بہت اچھا ہوا۔ پھر آپ روپڑ کے ملاؤں کو مناظرہ کے لئے کہتے رہے۔ لیکن وہ بے ہودہ عذر پیش کرتے رہے۔ آخر آپ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۲۳ء کو وفات پا گئے۔ آپکی وفات کے بعد روپڑ کے ملانے بہت دلیر ہو گئے انہوں نے سمجھا۔ اب کوئی ایسا شخص نہیں۔ جو ہمارے مقابلہ پر آئے۔ مولوی عبداللہ نے جو اہلحدیث ہیں۔ میرے چچا مولوی عبدالمنان صاحب کے نام خط لکھا جسکا مضمون یہ تھا۔ "مولوی عبدالسلام صاحب کی ہمارے ساتھ مناظرے کی خط و کتابت تھی اگر آپ ان کے قائم مقام ہیں۔ تو مناظرے کی شرائط طے کر لیں" چچا صاحب چند احمدیوں کو ساتھ لے کر وہاں گئے۔ اور شرائط طے کرا آئے۔ مارچ ۱۹۳۲ء کے آخر میں مناظرہ ہوا۔ جسمیں ہماری طرف سے ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے اور مولوی محمد سلیم صاحب مناظر تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور احمد الدین صاحب مناظر تھے مناظرے میں احمدیوں کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ایک شخص نے وہاں قبولیت احمدیت کا اعلان کر دیا۔ "تمام پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا کیونکہ تمام علاقے کے لوگ جو آئے تھے اچھا اثر لیکر گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کے لوگوں پر حقیقت کھل گئی۔ وہی لوگ جو احمدیوں کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیتے تھے۔ آج احمدی ...

فہرست نومبایعین ۱۹۳۲ء

نمبر	نام	پتہ
۱۷۴۹	امتہ الرسول صاحبہ والدہ میر اشرف خان صاحب	ضلع گورداسپور
۱۷۵۰	شمیم اختر صاحبہ	〃 〃
۱۷۵۱	رشیدہ بیگم صاحبہ	〃 〃
۱۷۵۲	نصیب بی بی صاحبہ اہلیہ میاں عمر خان صاحب	〃 〃
۱۷۵۳	اہلیہ صاحبہ محمود الحسن صاحب	〃 〃
۱۷۵۴	محمودہ بیگم صاحبہ دختر میاں کریم اللہ صاحب	〃 〃
۱۷۵۵	عبد الحفیظ احمد صاحب ولد میاں مسیح اللہ خان صاحب	〃 〃
۱۷۵۶	رشیدہ بیگم صاحبہ دختر میاں عزیز الدین صاحب	〃 〃
۱۷۵۷	نکا صاحب	ضلع جالندھر
۱۷۵۸	نظام الدین صاحب	〃 〃
۱۷۵۹	عمر الدین صاحب	〃 〃
۱۷۶۰	فتح الدین صاحب	〃 〃
۱۷۶۱	سلطان احمد صاحب	〃 〃
۱۷۶۲	نکو صاحبہ زوجہ نظرو صاحب	ضلع فیروزپور
۱۷۶۳	راج بی بی صاحبہ زوجہ علی محمد صاحب	〃 〃
۱۷۶۴	علی محمد صاحب	〃 امرتسر
۱۷۶۵	روشن علی صاحب	〃 〃
۱۷۶۶	منشی صاحب	〃 گورداسپور
۱۷۶۷	رحمت صاحب	〃 〃
۱۷۶۸	غلام محمد صاحب	〃 〃
۱۷۶۹	فضل الدین صاحب	〃 〃
۱۷۷۰	فضل کریم صاحب	〃 〃
۱۷۷۱	فضل حق صاحب	〃 〃
۱۷۷۲	فتح صاحب	〃 〃
۱۷۷۳	رحیم بی بی صاحبہ بنت پیرا صاحب	〃
۱۷۷۴	خواب بی بی صاحبہ اہلیہ فقیر محمد صاحب	〃
۱۷۷۵	زہرہ صاحبہ اہلیہ قدرت اللہ صاحب	〃
۱۷۷۶	شریفہ بیگم صاحبہ بنت محمد طفیل صاحب	〃
۱۷۷۷	زہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ نور الہی صاحب	〃
۱۷۷۸	زہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ عبد الحق صاحب	〃
۱۷۷۹	سردار بیگم صاحبہ دختر محمد بخش صاحب	〃
۱۷۸۰	اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ میر الہی بخش صاحب	〃
۱۷۸۱	محمد الدین صاحب	〃
۱۷۸۲	مختاراں بیگم صاحبہ دختر فتح محمد صاحب	〃
۱۷۸۳	حبیبہ بیگم صاحبہ اہلیہ نور محمد صاحب	〃

نمبر	نام	پتہ
۱۷۸۴	رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۱۷۸۵	سلطان بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد احمد صاحب	〃 〃
۱۷۸۶	صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام نبی صاحب	〃 〃
۱۷۸۷	کریم بخش صاحب	ضلع فرخ آباد
۱۷۸۸	ابراہیم خان صاحب	بریلی
۱۷۸۹	امام بی بی صاحبہ بنت چنن صاحب	ضلع گورداسپور
۱۷۹۰	دلیداد صاحب	〃 〃
۱۷۹۱	سلطان بی بی صاحبہ ولد کرم الدین صاحب	〃 〃
۱۷۹۲	قیامت بی بی صاحبہ بنت علی گوہر صاحب	〃 〃
۱۷۹۳	محمد بی بی صاحبہ بنت حسن محمد صاحب	〃 〃
۱۷۹۴	عبد اللہ صاحب	〃 〃
۱۷۹۵	امام الدین صاحب	〃 〃
۱۷۹۶	علی بخش صاحب	〃 〃
۱۷۹۷	کریم بی بی صاحبہ بنت کرم الدین صاحب	〃 〃
۱۷۹۸	سردار بی بی صاحبہ 〃 مولا بخش صاحب	〃 〃
۱۷۹۹	غلام حیدر صاحب	〃 〃
۱۸۰۰	حیات محمد صاحب	〃 〃
۱۸۰۱	دین محمد صاحب	〃 〃
۱۸۰۲	دولت بی بی صاحبہ بنت شاہ محمد صاحب	〃 〃
۱۸۰۳	امتہ اللہ صاحبہ بنت مہر الدین صاحب	〃 〃
۱۸۰۴	فضل بی بی صاحبہ بنت نتھو صاحب	〃 〃
۱۸۰۵	حاکم بی بی صاحبہ 〃 رحیم بخش صاحب	〃 〃
۱۸۰۶	مریم بی بی صاحبہ 〃 دیوان صاحب	〃 〃
۱۸۰۷	حاکم بی بی صاحبہ 〃 نظام الدین صاحب	〃 〃
۱۸۰۸	سردار بیگم صاحبہ بنت چوہدری حیات محمد صاحب	دہلی
۱۸۰۹	رحمتے صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۸۱۰	عمر الدین صاحب	〃 〃
۱۸۱۱	عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ فتح محمد صاحب	〃 〃
۱۸۱۲	محمد اسحاق خان صاحب	رہتک
۱۸۱۳	علی محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۱۸۱۴	چوہدری دل محمد صاحب	〃 〃
۱۸۱۵	عبد الغنی صاحب	〃 〃
۱۸۱۶	چوہدری سلطان احمد صاحب	〃 〃
۱۸۱۷	چوہدری نذیر احمد صاحب	〃 〃
۱۸۱۸	نور محمد صاحب	〃 جہلم

نمبر	نام	پتہ
۱۸۱۹	عبد الرحمن صاحب	ضلع جہلم
۱۸۲۰	ممتاز علی صاحب	〃 〃
۱۸۲۱	فیروز الدین صاحب	〃 گجرات
۱۸۲۲	عبد الرحمن صاحب	〃 لاہور
۱۸۲۳	الہی دین صاحب	〃 گورداسپور
۱۸۲۴	محمد الدین صاحب	〃 〃
۱۸۲۵	فتح محمد صاحب	〃 〃
۱۸۲۶	علی محمد صاحب	〃 〃
۱۸۲۷	دین محمد صاحب	〃 〃
۱۸۲۸	فقیر صاحب	〃 〃
۱۸۲۹	بوٹا صاحب	〃 〃
۱۸۳۰	گلاب صاحب	〃 〃
۱۸۳۱	کریم بخش صاحب	〃 〃
۱۸۳۲	رحمت علی صاحب	〃 〃
۱۸۳۳	سلطان بخش صاحب	〃 〃
۱۸۳۴	نور محمد صاحب	〃 〃
۱۸۳۵	محمد علی صاحب	〃 〃
۱۸۳۶	حسن محمد صاحب	〃 〃
۱۸۳۷	بانو صاحبہ زوجہ ابراہیم صاحب	ضلع جالندھر
۱۸۳۸	نعمت صاحبہ زوجہ عطا محمد صاحب	〃 〃
۱۸۳۹	جیو بی بی صاحبہ زوجہ کمال صاحب	〃 〃
۱۸۴۰	اللہ بخش صاحب	〃 〃
۱۸۴۱	کمال صاحب	〃 〃
۱۸۴۲	رحمت بی بی صاحبہ زوجہ محمد الدین صاحب	ضلع جالندھر
۱۸۴۳	نعمت بی بی صاحبہ زوجہ تاج الدین صاحب	〃 〃
۱۸۴۴	قاضی میر عالم صاحب	〃 جہلم
۱۸۴۵	اکبر علی صاحب	ضلع گورداسپور
۱۸۴۶	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۴۷	کریم بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۴۸	عنایت بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۴۹	گھمنڈی صاحبہ	〃 〃
۱۸۵۰	عالم بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۵۱	مہندی بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۵۲	آمنہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۵۳	عائشہ بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۵۴	حسن بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۵۵	فتح بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۵۶	گموں صاحبہ	〃 〃
۱۸۵۷	اللہ رکھی صاحبہ	〃 〃

نمبر	نام	پتہ
۱۸۵۸	سرداراں بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۸۵۹	کرم نشان صاحب	〃 〃
۱۸۶۰	ناظر حسین صاحب	〃 〃
۱۸۶۱	عبد الرحمن صاحب	〃 〃
۱۸۶۲	قائم صاحب	〃 〃
۱۸۶۳	غلام محمد صاحب	〃 〃
۱۸۶۴	لال الدین صاحب	
۱۸۶۵	حشمت بی بی صاحبہ زوجہ طالع مند صاحب	〃
۱۸۶۶	رسول بی بی صاحبہ بنت چوہدری حسین صاحب	〃
۱۸۶۷	زینب بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۶۸	دولت بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۶۹	کریم بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۷۰	سردار بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۷۱	معشوق محمد صاحب	〃 〃
۱۸۷۲	بشیر محمد صاحب	〃 〃
۱۸۷۳	طالع بی بی صاحبہ دختر حسین بخش صاحب	〃
۱۸۷۴	محمد الدین صاحب	〃 امرتسر
۱۸۷۵	ربیعہ بی بی صاحبہ بنت فضل صاحب	〃 گورداسپور
۱۸۷۶	اللہ بخش صاحب	〃 〃
۱۸۷۷	عبد العزیز صاحب	〃 〃
۱۸۷۸	نواب بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۸۷۹	حسن بی بی صاحبہ بنت بوٹا صاحب	〃 〃
۱۸۸۰	نور جان صاحبہ بنت مولو صاحب	〃 〃
۱۸۸۱	دولت صاحبہ زوجہ جیجہ صاحب	〃 〃
۱۸۸۲	امام بی بی صاحبہ بنت حسن صاحب	〃 〃
۱۸۸۳	غلام فاطمہ صاحبہ بنت بساکے صاحب	〃 〃
۱۸۸۴	برکت بی بی صاحبہ بنت عبد اللہ صاحب	〃 〃
۱۸۸۵	کریم بی بی صاحبہ بنت چوہڑ خان صاحب	〃 〃
۱۸۸۶	زینب بی بی صاحبہ 〃 دین محمد صاحب	〃 〃
۱۸۸۷	مبارک احمد صاحب	〃 〃
۱۸۸۸	غوث بی بی صاحبہ بنت خواجہ خان صاحب	〃 〃
۱۸۸۹	فاطمہ بی بی صاحبہ بنت نظام الدین صاحب	〃 〃
۱۸۹۰	فاطمہ بی بی صاحبہ بنت نواب خان صاحب	〃 〃
۱۸۹۱	جیواں بی بی صاحبہ بنت فضل الدین صاحب	〃
۱۸۹۲	کیسراں بی بی صاحبہ 〃 سردار خان صاحب	〃 〃
۱۸۹۳	عالم بی بی صاحبہ 〃 نواب خان صاحب	〃 〃
۱۸۹۴	مہراں بی بی صاحبہ بنت غوث خان صاحب	〃 〃
۱۸۹۵	عائشہ بی بی صاحبہ 〃 گوہر خان صاحب	〃 〃
۱۸۹۶	سرداراں بی بی صاحبہ 〃 غوث خان صاحب	〃 〃

(باقی)

54

سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ

۱۸ اکتوبر سے ۳۱ اکتوبر تک محصولڈاک معاف

چونکہ محصولڈاک بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ اس لئے عام طور پر دوستوں کو کسی چیز کے منگوانے کے لئے زیادتی محصولڈاک بہت روک ہوتی ہے۔ سو مبارک ہو کہ یہ روک دور ہوگئی۔ یعنی جو دوست ۱۸ اکتوبر تا ۳۱ اکتوبر اپنی درخواستیں ڈاک میں پوسٹ کرینگے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ پر محصولڈاک معاف رہے گا۔ بشرطیکہ کم از کم دو روپیہ کا آرڈر ہو لہذا دوستوں کو فی الفور اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ؛

جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۲ء کے الفضل میں لکھتے ہیں۔ کہ "نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کا میں نے تجربہ کیا۔ مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ منیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک اسے مختلف آدمیوں پر آزما کر مفید ہونے کا اطمینان حاصل نہ کریں۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے"

موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ کرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجی۔ رتوندہ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک ۵ر معاف

حضرت مسیح موعود کے خاندان میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی یہی بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں احباب کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا ؛

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصولڈاک ۷ر معاف

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ "مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب منیجر اکسیر البدن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیج دی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کردی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی الحمدللہ۔ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلےٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کریں۔" شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مندوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ ...... مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچالیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے میں اس ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالےٰ آپکو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں" ؛

اکسیر اعظم

اکسیر البدن کے اجزاء کے علاوہ اصلی مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ موتی عنبر وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ بعض ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک پچیس روپے محصولڈاک ۷ر معاف

اکسیر اعظم سے پینتالیس سالہ اٹھارہ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سب اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ (ضلع کوہاٹ) سے لکھتے ہیں :۔

"اکسیر اعظم کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر چالیس سال سے تجاوز کرچکی تھی۔ اور جسکو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اعظم کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہوگئی ہے جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی ہوئی جوانی کا عالم ہوتا ہے"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ در گور بناکر زندگی تلخ کردیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ [illegible] کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے [illegible] کر نیست ونابود کردیتی ہے قیمت تین روپے محصو[illegible]

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضرور [illegible] تو آج ہی اس کا استعمال شروع کردیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکاتا اور منہ میں خوشبو پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہو ایک روپیہ محصولڈاک ۱ر معاف بشرطیکہ ایک شیشی سے زائد منگائی جائیں

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کرلیجئے۔ گھر میں اس "تریاق اعظم" کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے۔ سفر میں اس کی شیشی کا آپ کے پاکٹ اور سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی تمام جسم میں برق دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد پسلی کے درد گنٹھیا کے درد عرق النساء کے درد قولنج کے [illegible] کے درد گھٹنوں کے درد غرضیکہ جملہ اقسام کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے ناسور جلے ہوئے آبلوں۔ متلی۔ بخار ہیضہ کیلئے اکسیر قریباً ۲۰۰ امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے محصولڈاک ۵ر معاف

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بےنظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ ہے جس سے قوائے حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل اور دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے دکھائی دیتے بےچینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنیکو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو۔ انکے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بےنیاز کردیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے قیمت پانچ روپے ۱۱ر محصولڈاک معاف

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں قے۔ جی کا متلانا۔ جگر تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی انڈے۔ بالائی مکھن وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دیتی ہے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بےنظیر چیز ہے قیمت ایک روپیہ اس دوا کا ہر گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ممالک غیر کی خبریں

...سٹی کے تحقیقاتی کمیشن میں ڈاکٹر دلز ...لئے نہیں لیا گیا تھا۔ کہ یونیورسٹی کا ...کی وجہ سے وہ خود نقائص کے جواب دہ ہیں ...لیکن اب انہیں شامل کر لیا گیا ہے۔ جس کی وجہ معلوم نہیں کمیشن کے صدر سر جارج اینڈرسن لاہور پہنچ چکے ہیں۔ اور ۲۱ اکتوبر تک تحقیقات شروع ہو جائیگی۔

ڈاکٹر امبیدکر نے ۱۸ اکتوبر کو یروداجیل میں گاندھی جی سے ملاقات کی۔ معاہدہ پونا کو عملی جامہ پہنانے کے لئے گفت و شنید ہوتی رہی۔ نیز اچھوت پن کا جلد از جلد خاتمہ کرنیکے متعلق بھی گفتگو ہوئی۔

مردان کی پولیس نے ماورائے سرحد کے دو اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ جو غیر علاقہ سے ۴۲ بندوقیں اور ۴ ہزار گولیاں سرکاری علاقہ میں لا رہے تھے۔ خیال ہے کہ یہ اسلحہ ان باغیوں کے لئے لے جائے جا رہے تھے۔ جو ہزارہ کی سرحد سے پار رہتے ہیں۔

کمشنر پولیس بمبئی نے ان سترہ اشخاص کو جو سر پرشوتم داس ٹھاکر داس کے مکان پر پکٹنگ کرنے کے الزام گرفتار ہوئے تھے۔ بمبئی سے شہر بدر کرنے کا حکم دیا ہے

تیسری گول میز کانفرنس میں بنگال کی طرف سے مسٹر اے ایچ غزنوی اور مسٹر بی۔ پی سنگھ رائے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کو لیا گیا ہے۔ مدراس کی طرف سے سر پیرو اور راجہ آف بوبلی کو دعوت دی گئی ہے۔

چٹاگانگ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دہشت انگیزی کے انسداد کے پیش نظر کرفیو آرڈر جاری کر دیا ہے جس کے رو سے دو سے زیادہ اشخاص کو ایک ساتھ شام کے سات بجے کے بعد باہر نکلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر مونجے نے سردار سمپورن سنگھ کو تار دیا ہے کہ مہاسبھا مخلوط انتخاب کی کوئی قیمت ادا کرنے کو تیار نہیں۔ بنگال و پنجاب میں مسلمانوں کی آئینی کثرت۔ صوبجات میں موجودہ ویٹیج کی برقراری اور سندھ کی علیحدگی کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا

بمبئی پولیس نے ۱۸ اکتوبر کی شب ایک مکان پر چھاپہ مارا اور وہاں سے اسی ہزار کانگرسی پمفلٹ اور پوسٹر وغیرہ برآمد کئے۔

سکھ پولٹیکل کانفرنس لائل پور میں آئندہ ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سکھ فرقہ وار فیصلے کو نہیں مانیں گے۔ اور اگر اس کی بناء پر کوئی آئین نافذ ہو۔ تو ہر سکھ اس کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھے۔

آئرلینڈ اور برطانیہ کے درمیان ثالثی کی تجویز پر دوبارہ بحث کا جو آغاز ہوا تھا۔ وہ بھی ناکام ہوئی ہے۔ کیونکہ اس بات کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ کہ ٹریبونل کے ممبر صرف مملکت برطانیہ سے لئے جائیں۔ یا باہر کے لوگ بھی اس میں شامل کئے جا سکتے ہیں۔

سکاٹ لینڈ کے لوگ حکومت خود اختیاری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پارلیمنٹ پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ اس مطالبہ کو تسلیم کرے۔

بلدیہ سیالکوٹ کے صدر سردار گنڈا سنگھ۔ ان کے فرزند اور ایک مسلمان ممبر نے میونسپلٹی کی سیٹ خالی کرا لینے کے سلسلہ میں اخبار سٹیٹسمین نے ایک مضمون لکھا تھا۔ سردار گنڈا سنگھ نے اسے اپنی توہین قرار دیتے ہوئے بیس ہزار روپیہ ہرجانہ کا نوٹس دیا ہے۔

کھلنا (بنگال) کا ایک شخص پہلے ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کا ڈکٹیٹر تھا۔ لیکن بعد میں وہ اس تحریک سے علیحدہ ہو گیا۔ اسے تہدید آمیز مکتوب مل رہے تھے۔ ۱۸ اکتوبر کی شب کسی نے اس پر ... [illegible] ... ہلاک کر دیا

کوشل پور (بنگال) کا پوسٹل ہرکارہ ڈاک کے تھیلے ہیڈ آفس میں لے جا رہا تھا۔ کہ ریوالوروں سے مسلح اشخاص نے اس پر حملہ کر کے کلوروفارم سے بے ہوش کر دیا۔ اور تھیلے لے گئے۔

چٹاگانگ کے ہندوؤں کو گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے کہ یا تو وہ یورپین ریلوے کلب پر حملہ آور انارکسٹوں کا پتہ دیں یا وہ تاوان ادا کریں جو ان پر لگایا جائیگا

بڈھلاڈہ میں مسلمانوں کے قتل عام کے سلسلہ میں لوکل پولیس نے ایک اکالی سکھ اور ایک اور سکھ کو گرفتار کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ قاتلوں کا بہت جلد سراغ مل جائیگا۔

سرحدی کونسل میں ۱۸ اکتوبر کو کپاس فیصدی مالیہ میں تخفیف کا ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ حکومت کو صرف ایک ووٹ سے شکست ہوئی۔ نیز حکومت ہند کی طرف سے حکومت سرحد کو مستقل امداد دیئے جانے کے لئے آئندہ آئین میں دفعہ رکھے جانے کی قرارداد اتفاق رائے سے پاس ہو گئی۔

تخفیف کمیٹی نے حکومت پنجاب سے درخواست کی تھی کہ پراونشل سول سروس کے گریڈوں میں تخفیف کی جائے۔

اس کے خلاف احتجاج کے لئے سول سروس والوں کا ایک وفد سر مرزا ظفر علی کی قیادت میں ۱۸ اکتوبر کو چیف جسٹس سے ملاقی ہوا۔ جس نے وعدہ کیا کہ اگر حکومت کی طرف سے اس قسم کی تجویز کی گئی۔ تو میں اس کی مخالفت کرونگا۔

ہز ایکسی لنسی سردار سکندر حیات خاں نے ۱۹ اکتوبر کو پنجاب کی گورنری کا چارج سر جافری کو دیدیا۔

سر فضل حسین نے ۱۹ اکتوبر کو چودہری ظفر اللہ خانصاحب سے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری کا چارج لے لیا۔

مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے ۱۹ اکتوبر کو گاندھی جی کو تار دیا ہے کہ لکھنؤ کانفرنس میں مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر ان کے باقی تیرہ مطالبات تسلیم کر لئے گئے۔ تو وہ جداگانہ انتخاب پر مصر نہ رہینگے۔ موجودہ حالت کے ماتحت اس سے بہتر تصفیہ ممکن نہیں۔ اپنی رائے سے مطلع کریں۔ امید ہے حکومت کی طرف سے کوئی مخالفت نہ ہو گی۔

مولانا شوکت علی نے ۱۹ اکتوبر کو دہلی میں وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ آپ کا بیان ہے کہ حضور وائسرائے نے مصالحت کے سلسلہ میں انہیں اپنی امداد کا یقین دلایا ہے فری پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے گاندھی جی کی رہائی پر بہت زور دیا۔ اور وہ عنقریب رہا کر دیئے جائینگے۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے ایک انٹرویو میں بیان کیا۔ کہ لکھنؤ کانفرنس سے مسلمانوں کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ہم جداگانہ انتخاب کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑ سکتے

چوہڑکانہ ضلع لائل پور کے نزدیک ایک مال گاڑی جا رہی تھی۔ کہ ایک ڈبہ میں دھماکا ہوا۔ گارڈ نے گاڑی کھڑی کی۔ ڈبہ کو کھول کر دیکھا گیا۔ تو اس میں سے مادہ آتشگیر سے بھرا ہوا ایک صندوق برآمد ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کسی نے گاڑی کو اڑانے کی نیت سے اسے رکھ دیا تھا۔

میرٹھ لور سے ۱۸ اکتوبر کی خبر ہے کہ فسادات کی وجہ سے جو انگریزی افواج یہاں متعین کی گئیں تھیں۔ واپس ہو گئی ہیں۔

ہاؤس آف کامنز لندن میں ۱۸ اکتوبر کو اینگلو روسی معاہدہ سے دستبرداری کا اعلان کر دیا گیا۔

دہلی کے ایک امام مسجد کو ۹ سو روپیہ مالیت کی چرس قبضہ میں رکھنے کے الزام میں ۶ ماہ قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ یا مزید تین ماہ قید کی سزا ہوئی ہے۔ امام صاحب چرس...

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی